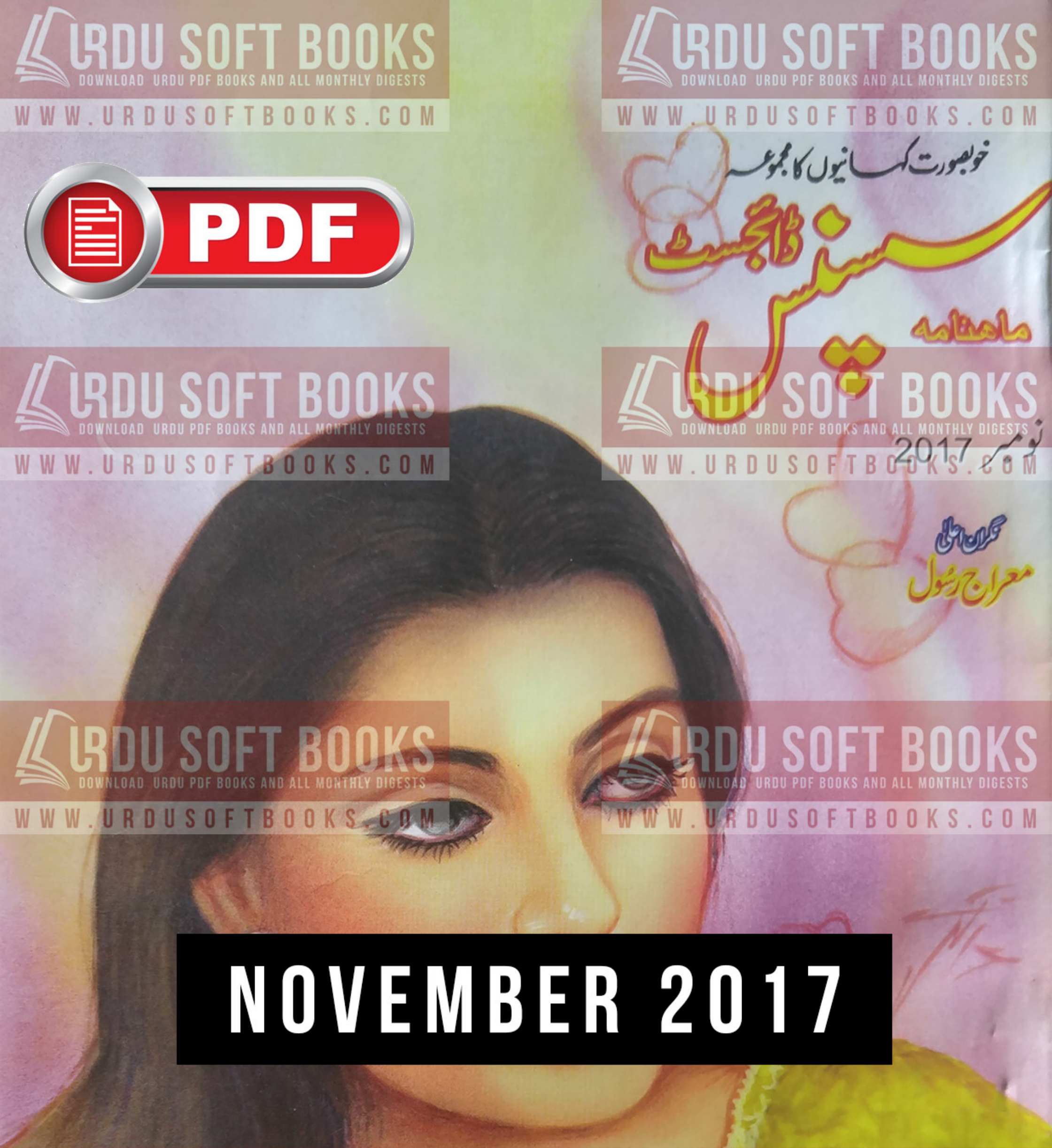

خوبصورت کہانیوں کا مجموعہ
ماہنامہ
سسپنس ڈائجسٹ
نومبر 2017
نگران اعلیٰ
معراج رسول
NOVEMBER 2017

سسپنس ڈائجسٹ

MEMBER APNS — CPNE

مدیرِ اعلیٰ
عذرا رسول

مدیرہ — یمنیٰ احمد
نائب مدیر — اطہر حسین

مینجر اشتہارات
محمد شہزاد خان
0333-2256789

سرکولیشن مینجر
سید منیر حسین
0333-3285267

جلد47 • شمارہ 11 نومبر2017 • زرِسالانہ 800 روپے • قیمت فی پرچا پاکستان 60 روپے •

خط کتابت کا پتا: پوسٹ بکس نمبر215 کراچی74200 • فون :35895313(021) فیکس35802551(021) E-mail:jdpgroup@hotmail.com

پبلشر و پروپرائٹر: ذیشان رسول مقام اشاعت: گراؤنڈ فلور C-63 فیز II ایکس ٹینشن، ڈیفنس مین کورنگی روڈ کراچی 75500
پرنٹر: جمیل حسن ● مطبوعہ: ابن حسن پرنٹنگ پریس ہاکی اسٹیڈیم کراچی

نہایت اہم التماس

قارئین انتظار کے لیے معذرت خواہ ہیں لیکن آپ بخوبی واقف ہیں کے دُنیا میں ہر کوئی اپنے کاروبار کے لیے محنت کرتا ہے تاکہ منافع حاصل کر سکے لیکن اگر ہماری وجہ سے کسی کے کاروبار کو نقصان کا اندیشہ ہو تو ہمیں جان بوجھ کر ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ دیکھیں ہر ڈائجسٹ کے پبلشر بہت محنت کے ساتھ ہر مہینے ڈائجسٹ شائع کرتے ہیں تاکہ وہ مارکیٹ میں فروخت ہو سکے اور اُن کو منافع حاصل ہو سکے لیکن آج کے اس انٹرنیٹ دور میں جب وہی ڈائجسٹ یا رسالہ مارکیٹ میں پوری طرح آنے سے قبل ہی آن لائن پی ڈی ایف میں مل جائے تو مارکیٹ سے خریداری بہت کم رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے پبلشر کا بہت نقصان ہوتا۔ لہذا اس سارے معاملے کو خاطر میں رکھتے ہوئے urdusoftbooks.com کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کے آئندہ ماہ سے کوئی بھی ڈائجسٹ رواں مہینہ کی 15 تاریخ سے پہلے Upload نہیں کیا جائے گا تاکہ پبلشرز کا نقصان نہ ہو۔

خوشخبری

انشاءاللہ آئندہ ماہ سے NOV-17 urdusoftbooks.com پر تمام ڈائجسٹ بغیر واٹر مارک کے Upload ہوا کریں گے تاکہ قارعین کو پڑھنے میں دکت کا سامنا نہ کرنا پڑے

قارئین سے مزید درخواست ہے کہ urdusoftbooks.com کے لیے اپنے ویب براؤزر سے Adblocker ڈس ایبل کر دیں تاکہ ویب سائٹ پر سپانسر اشتہارات نظر آ سکیں اور ویب سائٹ کو تھوڑی سی آمدن ہو سکے انہی سپانسر اشتہارات کی آمدن سے ویب سائٹ کے ماہانہ اخراجات پورے کیے جاتے ہیں لہذا آپ کا تھوڑا سا تعاون urdusoftbooks.com کو مستقل آن لائن رکھنے میں بہت مدد گار ثابت ہو گا۔ شُکریہ

انشائیہ

مخول

جون ایلیا

سرمد یہ سن کر ایک لمحے کے لیے ٹھہرتا ہے اور انھیں ان کی بےحالی میں شگاف ڈال دینے والی نگاہوں سے، ایک ماجرا ناک ہنسی ہنستی ہوئی نگاہوں سے گھور کر دیکھتا ہے اور حالت حال میں ایک شعر سر کرتا ہے اور ہوا کے حاشیوں میں آگ لگا دیتا ہے۔

"دیر یست کہ افسانۂ منصور کہن شد۔ من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را۔ منصور حلاج کا افسانہ پرانا ہو چکا ہے۔ میں نئے سرے سے دار و رسن کی جلوہ دہی کروں گا۔"

وہ یہ کہہ کر قہقہہ لگاتے ہوئے، ایک اسرار آگیں اور مہیب قہقہہ لگاتے ہوئے مسجد کے جنوبی دروازے سے باہر نکل جاتا ہے...... اور ایک سناٹا ہے کہ چھا جاتا ہے۔ لمحے لمحے کی گزران، اداسی اور افسوس کا سناٹا۔ تاریخ ہند کی 17 ویں صدی کا سب سے اداس اور پُرافسوس سناٹا۔

مسافر اپنے پونے سات سو برس کے وطن میں مسافر اور اجنبی، اس مقدس سربلندی کو اذیت زدہ نگاہ سے دیکھ رہا ہے، دیکھے جا رہا ہے اور پھر بڑبڑا اٹھتا ہے۔

"میں ایک زندیق ہوں، ایک دوزخی ہوں، بالکل اسی طرح جس طرح میرا نامور بزرگ مرزا نوشہ ایک زندیق اور دوزخی تھا۔ میں نے اور میرے اس بزرگ نے اس مسجد میں کبھی نماز نہیں پڑھی پر میرا دل، مجھ زندیق کا دل اس مسجد کا دعاگو ہے۔"

مسجد کے میناروں کی سربلندی دھند میں کھو گئی ہے۔ مسافر سر اٹھائے ہوئے اس سربلندی کو ڈھونڈتا ہے۔ اس کی گردن دکھنے لگی ہے مگر اپنے دل میں اپنی دلی میں ایک مسافر ان گنبدوں اور ان میناروں کو دعا دینے کے سوا اور کر بھی کیا سکتا ہے؟

"اے گنبدو اور مینارو! تمہارا کوئی بھی متولی، بیسویں صدی کے پہلے دہے سے لے کر دسویں دہے تک کا کوئی بھی متولی، کوئی بھی بڑبولا متولی، کوئی بھی سیاست پیشہ متولی اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتا ہے۔" مسافر گریہ ناک آواز میں کلام کرتا ہے۔

"تیرے گنبد، گنبد نیلی فام کے مانند ہمیشہ ہمیش فضا پرور رہیں۔ تیرے میناروں کی سربلندی اور سار جنندی پر کبھی پستی کی دراز دستی کا زور نہ چلے۔ یہ دعا ایک زندیق، ایک دوزخی کی دعا ہے، اپنے صدیوں کے وطن میں ایک بےوطن زندیق اور دوزخی کی دعا۔

"یہ گنبد اور یہ مینار ے ایک ہارے مارے، بےتدبیر اور دانش دشمن گروہ کے عہد عروج کی وقت آزما یادگار ہیں اور میں جو کوئی بھی نہیں ہوں، وہ "میں" ہارے مارے گروہوں کا غم گسار رہا ہوں۔ میں تاریخ کے ہارے مارے گروہوں کا نوحہ خواں رہا ہوں اور ہوں۔ سو اے گنبد اور مینارو! میں تمہارا ابر سیاہ ہوں، تمہارا نوحہ خواں، تمہارا مرثیہ گو۔" مسافر اپنے سینے میں کراہنے لگتا ہے۔

مسجد کے مشرقی دروازے کے سامنے کچھ نفوس عدم کی ابدی نیند سو رہے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص جب زندہ تھا تو اپنی خطابت کا بے تاثیر اور بے حاصل ہنر دکھایا کرتا تھا۔ اس نے اس مسجد شاہ جہانی مسجد میں جانے کتنی بار اپنے شوقِ خطابت کی ہوس پوری کی۔

"عزیزانِ گرامی! میرے لیے شاہ جہاں کی اس یادگار مسجد میں یہ اجتماع نیا نہیں ہے۔ میں نے اس زمانے میں بھی تم سے یہیں خطاب کیا تھا، جب تمہارے چہروں پر اضمحلال کے بجائے اطمینان اور تمہارے دلوں میں شک کے بجائے اعتماد تھا۔ آج تمہارے چہروں کا اضطراب اور دلوں کی ویرانی دیکھتا ہوں تو مجھے بےاختیار پچھلے چند سالوں کی بھولی بسری کہانیاں یاد آجاتی ہیں۔

"تمہیں یاد ہے، میں نے تمہیں یہیں سے پکارا اور تم نے میری زبان کاٹ لی۔ میرا احساس زخمی ہے۔ سوچو تو سہی ہم کہاں پہنچے اور اب کہاں کھڑے ہو؟ کیا یہ خوف کی زندگی نہیں؟ اور کیا تمہارے حواس میں اختلال نہیں آگیا۔ یہ خوف تم نے خود فراہم کیا ہے۔"

مسافر اپنے سینے میں کراہے جا رہا ہے۔ اس اثنا میں اس کی نگاہ دائیں جانب اٹھتی ہے۔ دائیں جانب ایک سرخ غمگین، زخم کھائی ہوئی ایک طویل غمگین سینہ پھیلائے کھڑی ہے اور وقت سے ٹھٹول کر رہی ہے، ایک عالی شان ٹھٹول۔ اور وقت، باجبروت وقت، اس سے ٹھٹول کر رہا ہے۔ ایک باجبروت اور پُرجلال ٹھٹول اور یہ سلسلہ کئی پشتوں سے جاری ہے۔ "نگاہ روبرو! نگاہ روبرو!"

دربارِ عام کی حضوری، بدبخت حضوری، حاضری اور بدانجام ترین حاضری نسل بانسل کے حافظے کا تمسخر بن چکی ہے، ایک بےرحم، بےحد بےرحم اور یکسر بجا تمسخر۔ اگر وقت سے ٹھٹول کی جائے گی تو اس کی سزا بھی بھگتی جائے گی۔ انھوں نے وقت سے ٹھٹول کی اور اس بات کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا کہ وقت سب سے بڑا ٹھٹول کرنے والا ہے۔

دربارِ خاص سے ایک آواز آتی ہے۔

اگر فردوس بروئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

مسافر یہ آواز سن کر ہنسی کے مارے بےقابو ہو جاتا ہے اور اتنا ہنستا ہے کہ انجام کار رونے لگتا ہے مگر نہ اس کے منہ سے کوئی آواز نکلتی ہے اور نہ اس کی آنکھوں سے کوئی آنسو۔



Health

دنیا کا سب سے مہنگا زہر جس کی قیمت اربوں روپے میں ہے | World's Most Expensive Poison

computerxtech   0   Oct 03, 2017

اس ایک لیٹر زہر کی قیمت تقریباً ایک ارب 10 کروڑ پاکستانی روپوں کے مساوی ہے۔(World's Most Expensive Poisonدنیا کا سب سے مہنگا زہر بچھوؤں کی ایک قسم "ل... Readmore

---



Health

بوڑھوں کو جوان بنانے والی سائنس | Old to Young Conversion Science

computerxtech   0   Sep 11, 2017

انسان کے جسم میں خلیوں کی دو سو سے زائد اقسام پائی جاتی ہیں۔ فوٹو : فائلپچھلے سال [illegible] 29... Readmore

---



Health

صحت کے معاملے میں خواتین کی 10 سنگین غلطیاں | Ten Health Mistakes by the Women

computerxtech   0   Sep 11, 2017

خوبصورت نظر آنے کے لیے خواتین دنیا بھر کے جتن کرتی ہیں لیکن اکثر کو شکایت رہتی ہے کہ انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ فوٹو، فائلکراچی: اچھی صحت اور خ... Readmore

---



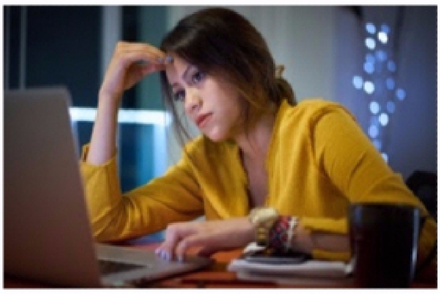
Health

ایسپرین دانتوں کو خرابی سے روک کر انہیں ازخود مرمت کے قابل بناتی ہے | Dental Treatment with Aspirin

computerxtech   0   Sep 11, 2017

کولنزیونیورسٹی کے سائنسدانوں نے انکشاف کیا ہے کہ ایسپرین دانتوں کی حفاظت کرتی ہے۔ فوٹو: فائل لندن: سائنسدانوں نے انکشاف کیا ہے کہ گھروں میں ... Readmore

---



Health News

فکر اور پریشانی سے نجات پانے کے تین آسان طریقے | Three easy ways to eliminate Tension

computerxtech   0   Sep 03, 2017

ماہرین نفسیات نے پریشان خیالی سے چھٹکارا پانے کے تین اہم طریقے بیان کئے ہیں۔ فوٹو: فائل لندن: ماہر نفسیات کے مطابق پریشان اور فکرمندی کی من... Readmore

---



Health News

ادرک جوڑوں کے درد کے لیے اکسیر دوا | Benefits of Ginger

computerxtech   0   Sep 03, 2017

ادرک میں کئی اجزا جلن، درد اور سوزش کو کم کرتے ہیں۔ فوٹو: فائلکراچی: ادرک کے جسمانی و طبی فوائد سے ہم سب بخوبی واقف ہیں اور اب ماہرین نے اس کے اس... Readmore

آپ کے خط

عزیزان من!

السلام علیکم!

نومبر 2017ء کا خوب صورت شمارہ آپ کے ذوق کی نذر ہے۔جی جناب موسم بدل رہا ہے اور نہ صرف سال کیلنڈر میں سن بدلنے کی تیاریاں کررہا ہے بلکہ جاتی گرمیاں بھی آتی سردیوں کے حوالے ذمے داریاں سونپ کر اطمینان سے اپنے سرکل کی جانب محوِسفر ہیں۔خدا جانے ایسا اطمینان حضرت انسان کے اندر کیوں نہیں اتر جاتا اور بڑے بڑے دعوے کرنے والے...... بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنے والے قدرت کی اتنی چھوٹی سی ترکیب کو کیوں ذہن نشین نہیں کرلیتے جبکہ ہر سال 9 نومبر کی تاریخ حالات میں کسی خوشگوار تبدیلی کی امید لیے گزر جاتی ہے اور شاعرِ مشرق علامہ اقبال کا خواب بہ زبانِ خاموشی تعبیر کے معنی تلاش کرتا محسوس ہوتا ہے۔خدا کرے اس خواب کے ثمرات اپنے معنی اور اثرات کے ساتھ عوام کے حصے میں بھی آجائیں۔(آمین)...... ورنہ عرصہ ہوا ہم کچھ ایسے بیمار معاشرے میں جی رہے ہیں جہاں تھوڑے تھوڑے عرصے بعد کوئی نہ کوئی وبائی مرض پھیل کر عوام کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور سیاسی سطح پر کوئی نہ کوئی جرم شکل بدل بدل کر اس معصوم قوم کے درمیان خوف و ہراس کی فضا پیدا کر کے بہت سے گھروں میں ماتم بھی بپا کردیتا ہے...... مگر سرکاری سطح پر اس کی ویکسی نیشن کے لیے کوئی پُرخلوص کوشش نہیں کی جاتی بلکہ اکثر عملی اقدامات میں اتنی تاخیر کردی جاتی ہے کہ کتنے ہی بے گناہ انسان لقمۂ اجل بن چکے ہوتے ہیں۔کبھی ہتھوڑا مار گروپ، کبھی ٹارگٹ کلنگ، کبھی خودکش دھماکے، کبھی معصوم بچوں کا اغوا اور اب اس چھری مار کے خوفناک وار...... جس کے مغالطے میں لاتعداد بے گناہ شہری قانون کی اندھی زد میں آرہے ہیں۔بہرحال اچھے دنوں کی آس لیے کتنے ہی انسان دنیا سے جاچکے اور آنے والی نسلوں کے لیے اچھے اور پُرامن ماحول کا خواب بھی موجودہ نسل کی آنکھوں میں محض ایک اذیت بن کر رہ گیا ہے۔اس چھری مار کے بعد دیکھیے کونسی وبا معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیتی ہے۔خدا خیر کرے۔اللہ سے دعا ہے کہ اس ارضِ وطن کو ہر مصیبت سے بچائے اور اس ملک کی قوم کو اپنی حفاظت میں رکھے۔(الٰہی آمین)۔اب چلتے ہیں جناب اپنی اس پُربہار محفل کی جانب...... جہاں کا موسم کبھی سرد تو کبھی گرم ہوتا رہتا ہے کہ...... یہی تو زندگی ہے۔

❋ عبدالجبار رومی انصاری کی آمد قصور سے۔ ”غمگین صورت، پردے کو پکڑے، آنکھوں میں آنسو ٹھہرے، خاموشی کی زبان میں دل کا غبار، غمگین آنکھوں سے بولے، کہتے ہیں ایک تصویر ہزار لفظوں کا خزانہ ہوتی ہے جسے سمجھنے والے گہرائی تک سمجھ جاتے ہیں۔ ایسے ہی یہ من موہنی سی دوشیزہ سرورق پر اپنے تاثرات بکھیر رہی ہے لیکن ذرا ٹھہرو! ذرا دنیا کے سرورق پر بھی ایک نظر ڈال لو۔کشمیر و فلسطین، چیچنیا، افغانستان و عراق تو اک عرصے سے لہورنگ تصویریں پیش کررہے ہیں مگر دنیا میں آج تک ان کی شنوائی نہیں ہوئی۔ذرا میانمار کی تصویریں بھی ملاحظہ کرلیں۔روہنگیائی مسلمانوں کو بھی دیکھ لیں۔ان کی حالتِ زار سے عام مسلمانوں کے دل تو خون کے آنسو رو رہے ہیں، کیا مسلم حکمرانوں کو بھی ان کا احساس ہے؟ افسوس کوئی حکمران مسلم دنیا میں ایسا نہیں ہے جو سلطان صلاح الدین ایوبی، نورالدین زنگی اور محمد بن قاسم کی طرح مظلوموں کی پکار پر لبیک کہے۔جون ایلیا یہی تو سمجھا رہے ہیں کہ خود سے باہر نکلو کسی بھی طرح شاید اسی طرح ہمیں وہ مظلوم نظر آجائیں جنھیں ہماری مدد کی ضرورت ہے۔اگر ہم سب سے پہلے خود کا نعرہ لگائیں گے تو پھر اسی خودی میں مرجائیں اور خودی غرور و تکبر کے زمرے میں آتی ہے جو اللہ کو پسند نہیں۔بلقیس خان کا تبصرہ اچھا لگا۔بڑی دیر بعد حاضری لگائی، اللہ تعالیٰ آپ کو ہر حالت میں صبر و استقامت عطا فرمائے۔ریاض بٹ بہت اچھا لکھتے ہیں۔تبصرہ بہترین تھا، اسی طرح ادریس احمد خان نے بھی عمدہ تبصرہ کیا۔دھوپ چھاؤں کی تمازت محسوس کرتی اوشا راٹھی کا بھرپور تبصرہ بھی زبردست رہا۔ساتھ میں زرین آفریدی بھی تبصرے کے ساتھ سسپنس کلاسک کے لیے ووٹ دیتی اچھی لگیں۔رمضان پاشا نے بھی خوب لکھا۔محمد قدرت اللہ نیازی اور رانا بشیر احمد ایاز کے بھرپور تبصرے عمدہ رہے۔باقی اشفاق شاہین، محمد صفدر معاویہ، خلیق ربانی انجم، انجم کمال اور کرن عمران نے بھی بہت عمدہ تبصرہ نگاری کی۔ اپنے اپنے خطوط میں سبھی نے خوب صورت الفاظ لکھے۔غریب الوطنی سے غلامی میں اور پھر جیل میں رہے لیکن پایۂ استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی۔حضرت یوسف علیہ السلام نے خوب صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا اور کٹھن حالات کو من جانب اللہ جان کر مسکرادیے۔رضوانہ ساجد کی خوب صورت اور سبق آموز تحریر بہت عمدہ اور قابلِ تحسین ہے۔حیا اور سانول جب میوزیم میں داخل ہوئے تو اچھا ہوتا ان کی گود میں ایک بچہ بھی ہوتا اس طرح حیا کی تشنگی بھی پوری ہوتی۔باقی تنکسی ایسی پریت نہ کر جیسی لمبی کھجور۔یکتارا پہلے بھی یکتا تھا سانول کی صورت اب بھی یکتا رہا مہرو کی صورت۔ڈاکٹر عبدالرب بھٹی کی تحریر نے دل موہ لیا۔صفیہ نے خود کو چالاک سمجھا اور جھورا کی گمشدگی کی اطلاع



Interesting News

بچت کرنے کے 7 طریقے | Seven Methods of Savings

computerxtech 0 Oct 13, 2017

پیسہ خرچ کرنا جتنا ضروری ہے، پیسے بچانا بھی اتنا ہی ضروری ہے. یہ بچی ہوئی رقم مستقبل میں کسی آڑے وقت میں کام آ سکتی ہے. روز بروز بڑھتی مہنگائی ... Readmore



Interesting News

دنیا کے خطرناک روڈ | World's Most Dangerous Roads

computerxtech 0 Oct 02, 2017

دنیا بھر کے خطرناک ترین روڈ میں ایسی گزرگاہیں شامل ہیں جو اپنی تعمیر، محل وقوع، اونچائی، طوالت اور موسم کی وجہ سے عام سڑکوں کی نسبت مختلف ہیں.دنیا بھر... Readmore



Interesting News

عرب امارات کے حکمران کروڑوں ڈالر خرچ کرکے زمین پر مریخ بنائیں گے

computerxtech 0 Oct 01, 2017

امارات کی حکومت نے اگلے 100 سال میں مریخ پر انسانی آبادی بسانے کے منصوبے کا افتتاح کردیا. فوٹو: حکومتِ دبئی: متحدہ عرب امارات کے حکمران 15 ک... Readmore



Interesting News

کیا آپ مریخ پر جانا چاہتے ہیں ؟

computerxtech 0 Oct 01, 2017

مریخ ایک ایسا سیارہ ہے جہاں کہا جاتا ہے کہ پانی کی موجودگی ہوسکتی ہے. یہی وجہ ہے کہ سرخ سیارہ انسان کی دلچسپی کا سبب بن چکا ہے فوٹو: فائلانسان چاند پر... Readmore



Interesting News

مریخ کے بارے میں 11 حیرت انگیز معلومات

computerxtech 0 Oct 01, 2017

خلائی کھوجیوں کی بڑی تعداد مریخ پر پہنچی گئی ہے اور امید ہے کہ اگر زمین کے علاوہ زندگی اسی سیارے پر ممکن ہے. فوٹو، فائلکراچی: زمین کے بعد مریخ عا... Readmore



Interesting News

اے ٹی ایم استعمال کرنے والے اسے ضرور پڑھیں اور فراڈ سے بچیں

computerxtech 0 Sep 24, 2017

سائبر لٹیرے اے ٹی ایم میں تبدیلی کرکے بھی آپ کو قیمتی سرمائے سے محروم کرسکتے ہیں. (فوٹو: فائل)کراچی: پورے ملک میں نقد رقم نکلوانے کے لیے آٹو ٹیل... Readmore

ویسے تھانے پہنچ گئی تا کہ پولیس باہر ہی باہر ڈھونڈتی رہے لیکن جیلانے صفیہ اور مشتاق مہر کو عین موقع پر پکڑوا دیا۔ یوں جمورا کے قتل کا معما بھی حل ہو گیا۔ کہانی اچھی تھی۔ محترمہ اسما قادری کی فنکار میں چور کو مور پڑنے والی بات ہوئی۔ صادق احمد شائلہ کو اگر مجھے کی کالی بھیڑ سمجھتا تھا تو وہ خود بھی معاشرے کی کالی بھیڑ ہی تھا۔ باقی دونوں فنکاروں کی فنکاریاں خوب رہیں۔ اگر ایسی ہی فنکاریاں وہ کہیں مثبت کاموں میں لگاتے تو اوروں کا نقصان کرنے کے بجائے ان کے کام ہی آتے۔ بہرحال عمدہ کہانی تھی۔ جواری جرم کا ہی کھلاڑی ہوتا ہے۔ برٹ اور جارج نے لوٹی ہوئی رقم سے جوا کھیلنا شروع کیا اور بے ایمانی سے جھگڑے تک دوسرے بھاگنے والے جوڑے ایمی اور ڈیوی کو مصیبت کے وقت کور مل گیا۔ وہ جان بچا کے بھاگ گئے۔ جارج اور برٹ پولیس کی تحویل میں پہنچے اور کھمدار کورے اور پیٹرک نے بھی اپنی راہ لی۔ سارے قصے میں سبھی کو اچھا سبق مل گیا اور کہانی ختم۔ دکھوں کے مارے وہ جلی نے پوری ٹرین کو تباہ کرنے کی ٹھان لی اور پھر فرض شناس سائمن نے اپنے خون سے ٹرین کو سرخ جھنڈی دکھا کر بڑے حادثے سے بچالیا۔ آخر میں وہ جلی نے آ کے سائمن کو تھام تو لیا مگر اب دیر ہو چکی تھی۔ وقت کی کہانی تو اس دفعہ کپور خاندان کے گرد ہی گھومتی رہی۔ البتہ مقبول بھٹی کی گفتگو نے علی کو چونکا دیا جو لیک جیکسن میں علی کی مارا ماری سے واقف نکلا۔ دوسرا اس پوری قسط میں علی اپنی ماں سے بھی نہ مل پایا جس کا انتظار تھا۔ اب اچانک اس کی ماں سلمیٰ بھی ملنے والی ہے، اب پتا نہیں یہ وہی سلمیٰ ہوں گی یا کوئی اور...... جس کی سازش کام کر گئی وہ کچھ عرصے کے لیے معتبر ہو گیا اور جس کی ناکام ہو گئی اس کا انجام بھی عبرت ناک ہوا۔ کہتے ہیں جب بچھو کے چاروں طرف آگ لگ جائے تو وہ خود کو ڈنک مار کے ہلاک کر لیتا ہے۔ اسی طرح ہنونت رائے جب رانی جی کے قابو آیا... اور کوئی پیش نہ چلی تو خود کو ہی خنجر سے ختم کر لیا۔ اعظم شاہ کی ضد بھی کسی کام نہ آئی۔ اسے بھی بادشاہ کا حکم ماننا پڑا اور چدا بائی مکافات میں گھری پاگل ہو گئی۔ شام شب اچھی رہی۔ محفل شعر و سخن میں زرین آفریدی، سعدیہ اسلم اور مہوش خان کے اشعار اچھے رہے۔"

٭ محمد صفدر معاویہ، خانیوال سے شریک محفل ہیں۔ "سسپنس 2017ء اکتوبر کا شمارہ 17 ستمبر کو ملا۔ سرورق کو انتظار کرتی ہوئی خوب صورت ماڈل سے سجایا گیا۔ جون ایلیا محترم کسی طرح کو بہت خوب صورت پیرائے میں پیش کر رہے تھے۔ آپ کا اداریہ پڑھا اللہ کا کرم ہے عید اچھی گزری ہے، باقی حکمرانوں کے کیا کہنے انہیں کسی سے کیا غرض۔ ان سب کے اپنے للّے تللّے ہی ختم نہیں ہوتے تو ان کو عوام کی کیا فکر۔ برما کی صورتِ حال بہت تشویش ناک ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ دوستوں کی محفل میں آئے۔ بلقیس خان صاحبہ بہت خوب صورت انداز میں محفل کی صدارت کر رہی تھیں، بہت مبارکاں جی۔ ریاض بٹ کا تبصرہ بھی عمدہ رہا۔ ادریس احمد خان کی بھی عمدہ تشریف آوری۔ باقی دوستوں میں زرین آفریدی، محمد قدرت اللہ نیازی، رانا بشیر ایاز، اشفاق شاہین کے تبصرے بیسٹ رہے۔ کہانیوں کی شروعات طاہر عمیر کی باغی سے کی۔ آخرکار کو چودھری کامران نے کامیابی حاصل کی تو چودھری حشمت علی بھی اپنے حصے کا کام کر گئے۔ کہانی کا اینڈ بھی ابھار رہا پھر وقت پڑھی جو بہترین انداز میں آگے بڑھ رہی ہے اور علی تقریباً ماں کے پاس پہنچ چکا ہے مقبول بھٹی کا اضافہ بھی کافی عمدہ ہے۔ ساتھ میں حفیظ کپور کے دوستوں کو بھی متعارف کرایا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں پڑھا۔ جو قید و بند کی صعوبتوں کے بعد مسندِ شاہی پر براجمان ہو گئے۔ بے شک صبر کا پھل ہمیشہ سے میٹھا ہے۔ اب کتنے سال بعد بھائی بھی آگے دست بستہ ہو گئے۔ آخری صفحات کی بہترین تحریر یکتا را عبدالرب بھٹی کے قلم سے بڑی عمدہ تحریر۔ میوزیم سے شروع ہونے والی تحریر کا اختتام بھی میوزیم پر ہوا۔ سانول کی محبت انتہا کی تھی۔ وہ مہرو کے پیار میں پاگل تھا لیکن پھر مہرو نے تو پیار کی ساری حدیں پار کیں، پر تقدیر کو کچھ اور منظور تھا۔ سانول اور حیا کا ساتھ تو لکھا تھا اور مہرو کو سانول کی جگہ پر بیٹھنا تھا۔ ملک صفدر حیات کی دوستانہ پڑھی۔ صفیہ تو ناگن نکلی جس نے مشتاق کے ساتھ مل کر اپنے سہاگ کو مار ڈالا اور آخرکار ملک صاحب نے ان کو جیلا کی مدد سے بے نقاب کر دیا۔ تحویر ریاض کی مشکل فیصلہ میں میڈیلین نے سام کے لیے بہت بہتر فیصلہ کیا۔ اسما قادری کی فنکار بھی عمدہ رہی۔ ثمر عباس کی خوش قسمت بہت اچھی تحریر تھی۔ لائم کے بارے میں کہوں گا آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ محفل شعر و سخن بھی عمدہ رہی۔ محمد فاروق انجم کی انکشاف بھی بہت لاجواب تحریر رہی۔ باقی کہانیاں خوب رہیں۔"

٭ اشفاق شاہین، لاہور سے خط لکھ رہے ہیں۔ "عید پر لمبی چھٹی لی تھی، چھٹیوں کے آخر میں ہی نیا سسپنس آ پہنچا۔ توقع نہیں تھی کہ چھوٹے سے شہر حجرہ شاہ مقیم میں بروقت نیا شمارہ مل جائے گا۔ بہرحال مزہ دوبالا ہو گیا۔ سیدھے اپنی محفل میں پہنچے جہاں روہنگیا کمیونٹی پر ظلم و ستم کے ذکر نے خون کے آنسو رلا دیا۔ جانے مسلم امہ کب متحد ہو گی۔ مسلم اتحادی افواج کے مقاصد کیا ہیں؟ اور کب ہم خوابِ غفلت سے جاگیں گے۔ بس سوچ کر رہ گئے۔ بلقیس خان سب سے پہلے کرسیٔ صدارت پر براجمان تھیں خوب صورت خط کے ساتھ ریاض بٹ پھر سے واپس آئے، خوش آمدید۔ ادریس خان، ادشارا شمی، زرین آفریدی، قدرت اللہ نیازی، صفدر معاویہ، اتحم کمال کے سیر حاصل تبصرے محفل کا خاصہ تھے۔ کرن عمران خوش آمدید۔ خلیق ربانی، رانا بشیر، رمضان پاشا کی شرکت بھی بہت بھلی لگی اور اپنی بھی۔ "باغی" آخری حصے کے ساتھ یا حیرت اتنی جلد اختتام۔ بہرحال بہترین رہا۔ تین مہینے اپنی گرفت میں رکھا، باغی نے۔ کاش جو کامران کی سوچ ہے اگر یہ

میں ایسے چند جوان پاکستان کو میسر آ جائیں تو کالی بھیڑوں کا خاتمہ ممکن ہے۔ وقت کی رفتار فی الحال سست ہی جا رہی ہے۔ ایک ہی سیشن میں پوری قسط گزر گئی اور ابھی تک ای جی سے ملاقات کو لمبا ہی کیا جا رہا ہے۔ ہاں تصوف کا رنگ ابھار رہا۔ مقبول بھٹی کی انٹری شاندار رہی۔ یکتارا آخری صفحات کی کہانی کیا بات ہے۔ سارے کردار اپنی جگہ بہترین اور مہرو سب سے لازوال کردار۔ بلاشبہ بھٹی صاحب نے آخری صفحات کا حق ادا کر دیا۔ مختصر کہانیوں میں بہترین کہانی اسما قادری کی فنکار رہی۔ سسپنس بھی رہا، شائلہ کا کردار بھی خوب رہا۔ ملک صفدر حیات کی تحریر دوستانہ بہت اچھی رہی۔ کوتاسسٹم پہلی بار پڑھا۔ جیلا اور صفیہ دونوں کردار خوب تھے صفیہ تیز طرار اور لالچی بھی۔ جلد بازی میں پکڑی بھی گئی اچھی لگی اور مختصر کہانی فرض شناس بھی بہت اچھی لگی۔ بالخصوص اینڈ بہت عمدہ تھا۔ دیری گڈ وسیم بن اشرف، محفل شعر و سخن میں انتخاب بھی خوب رہا خصوصاً زین سعدیہ اسلم اور راحم کمال کا انتخاب لاجواب تھا۔‘‘

٭ ریاض بٹ کا حسن ابدال سے تبصرہ۔ ’’ماہ اکتوبر 2017ء کا شمارہ 19 ستمبر کو بے قرار نگاہوں کے سامنے آیا۔ سرورق کی حسینہ اس بار پھیکی مسکراہٹ لیے ہوئے تھی۔ خیر اس زمانے میں یہ بھی غنیمت اور قبول ہے۔ آگے بڑھے تو جون ایلیا منتظر تھے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہ ایک چبھتی ہوئی تحریر کے ساتھ موجود تھے۔ ویل ڈن۔ خطوط کی محفل میں پہنچ تو اپنا خط دیکھ کر پھر سے جوان ہو گئے کیونکہ جوانی میں ہمارے خطوط تواتر سے شائع ہوتے تھے۔ بہت شکریہ مان بڑھانے کا۔ کرسیِ صدارت پر بلقیس خان، بہن مانسہرہ کی خوب صورت وادی سے براجمان تھیں۔ اللہ آپ کی والدہ ماجدہ کو صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین۔ غم اور خوشی تو انسانی زندگی کا حصہ ہیں۔ آپ کا تبصرہ بہترین ہے۔ جن بہن بھائیوں کو آپ نے آواز دی ہے کہ محفل میں حاضری لگوائیں، میں بھی ان سے آپ والی استدعا کروں گا۔ زرین آفریدی آپ نے سسپنس کی تحریروں پر بڑا اچھا تبصرہ کیا ہے۔ لگتا ہے کرداروں پر آپ کی بڑی گہری نظر ہوتی ہے۔ رمضان پاشا پرچے کے پرانے اور بڑے اچھے تبصرہ نگار ہیں۔ محمد قدرت اللہ نیازی کو ذرا تبصرہ طویل ہے لیکن اپنے اندر گہرائی لیے ہوئے ہے میں بھی آپ سے متفق ہوں۔ ملک صفدر حیات کی پرانی کہانیاں اگر وقتاً فوقتاً شائع کر دیں تو ممنون ہوں گا۔ باقی تبصرے بھی پسند آئے۔ رانا بشیر احمد، اشفاق شاہین، محمد صفدر معاویہ، خلیق ربانی انجم، راحم کمال اور کرن عمران ویل ڈن۔ اب بڑھتے ہیں کہانیوں کی طرف۔ ڈاکٹر ساجد امجد تاریخ کے اوراق سے بڑی اچھی اور موثر کہانیاں لے کر آتے ہیں۔ جب تاریخ کے اوراق لفظوں کی صورت میں ہمارے سامنے سے گزرتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم کوئی تاریخی فلم دیکھ رہے ہیں۔ یہی ڈاکٹر صاحب کا کمال اور ہنر مندی ہے۔ بہت خوب خدا کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ ملک صفدر حیات صاحب کی تفتیش اس بار بھی زبردست تھی۔ صفیہ نے جو کچھ کیا اس کی سزا بھی بھگت لی۔ ایسا دوستانہ کبھی کبھی بلکہ اکثر خطرناک نتائج کا حامل ہوتا ہے لیکن ایک بات میں برملا کہوں گا کہ جیلے نے بروقت اطلاع دے کر صفیہ اور مشتاق مہر کو رنگے ہاتھوں پکڑوا دیا۔ بابر نعیم چوتھا خانہ لے کر آئے۔ انہوں نے کوزے کو دریا میں بند کر کے ایک اچھوتی اور چبھتی ہوئی تحریر ہمیں پڑھنے کے لیے دی۔ محمد فاروق انجم کی انکشاف بھی ایک اچھی تحریر ہے۔ ڈاکٹر محمد یاسر اعوان کی ایک اچھی کہانی ہے۔ عبدالرب بھٹی صاحب کی یکتارا کا ایک ایک لفظ سیدھا دل میں اتر گیا۔ چوتھا خانہ بڑی دل نشین اور خوب صورت کہانی ہے۔ باقی کہانیاں ابھی زیرِ مطالعہ ہیں۔‘‘

٭ ایمان نے زہرہ شاہ کا خط اسلام آباد سے۔ ’’سسپنس کی کچھ عرصہ قبل سے خاموش قاری ہوں۔ ’’باغی‘‘ جیسی آؤٹ کلاس کہانی نے نیند سے جگایا ہے۔ کرپشن جیسا ناسور نہ جانے کب ختم ہوگا۔ کامران تو اپنے مقصد میں کچھ کامیاب ہو گیا ورنہ اس کے پلانز کو تباہ کرنے کی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ نہایت عمدہ پلاٹ و ڈائیلاگز، جاندار کردار، شاندار اختتام، ویلڈن طاہر منیر۔ ’’وقت‘‘ نئے اور پوشیدہ موضوعات کا احاطہ کرتی تحریر ہے جس میں اب کچھ ٹوئسٹ آنے کی وجہ سے کہانی کا ٹیمپو تیز ہوا ہے۔ پچھلی قسط کافی سست خرامی سے رینگتی گئی۔ مقبول بھٹی دلچسپ کردار لگا لیکن اسد علی کی سلمٰی بیگم سے اتنی جلدی ملاقات کی امید بر نظر نہیں آتی۔ ’’فنکار‘‘ میں چھوٹا فنکار بڑے فنکار پر بازی لے گیا۔ مزے دار تحریر تھی۔ فرض شناس میں سائمن کا فرض سیکڑوں لوگوں کو زندہ رکھتے ہوئے اپنی جان دے دینا دل کو چھو گیا ہے۔ بے شک فرض سب پر بھاری ہے۔ ’’انکشاف‘‘ میں کسی راکٹ سائنس انکشاف کی توقع تھی۔ آخری صفحات پر یکتارا نے جیسے اسٹارٹ لیا، میں امید کر رہی تھی کوئی عشق کی لازوال داستان رقم ہونے جا رہی ہے مگر صد افسوس سجاول کی محبت ریت کے ذروں سے بھی ہلکی ثابت ہوئی۔ مہرو بیچاری رانجھا رانجھا کرتی آپ ہی رانجھا ہوئی اور سجاول نے سرے سے لائف اسٹائل ہی بدل دیا، یہ کیسا عشق تھا۔‘‘

٭ ادریس احمد خان، ناظم آباد، کراچی سے محفل میں شرکت کر رہے ہیں۔ ’’بہترین کاوشوں سے مزین سسپنس ڈائجسٹ موصول ہوا۔ سرورق سے ابتدا کی۔ اندر کے صفحے پر انشائیہ سے مستفید ہوئے۔ ناموں کی فہرست پر نظر پڑی تو سرِفہرست بلقیس خان نظر آئیں۔ سو مبارک باد۔ نئے پرانے تبصرہ نگار اپنی اپنی منتخب آرا کے ساتھ نظر آ رہے تھے۔ سسپنس کے سب دوستوں کو پرخلوص سلام۔ آگے بڑھے تو ڈاکٹر ساجد امجد کی شامِ شب پڑھی۔ تاریخ کے جھروکوں تک رسائی ہوئی۔ ڈاکٹر ساجد امجد تاریخ سے متعارف کرا رہے تھے۔ آگاہی کے در وا ہوئے۔ اس کے بعد تنویر ریاض کی کہانی مشکل فیصلہ پڑھی بہتر تھی۔ اسما قادری کی فنکار پڑھی، ثابت ہو گیا کہ فنکار کی فنکاری کے دعوے کھوکھلے نہیں تھے جس کی وجہ سے اس کی بقا ممکن ہو سکی۔ انگار نے تربیت یافتہ ایجنٹ شائلہ کو مات دے دی۔ ہانی محمد

طاہر عمیر کی کہانی تیسری قسط میں مکمل ہوئی۔ کہانی بڑے اچھے انداز میں لکھی گئی تھی۔ دلچسپی کا عنصر آخری سطر تک برقرار رہا۔ چوتھا خانہ، محمد فاروق انجم کی انکشاف بھی اچھی کہانیاں تھیں۔ اس کے بعد وقت پڑھی۔ یہ قسط کچھ خاص تاثر نہ دے سکی اور آخر تک گھریلو معاملات کا ہی چرچا رہا۔ امید ہے اگلی قسط میں اس کی تلافی ہو جائے۔ فرض شناس اچھا تاثر دینے میں کامیاب رہی۔ جواری اور قدردان بھی بلاشبہ اچھی کہانیاں رہیں۔ رضوانہ ساجد کی داستان یوسف علیہ السلام ابھی جاری ہے جس میں بہت تفصیل کے ساتھ حیاتِ یوسف علیہ السلام رقم کی گئی ہے۔ زہر میں فقط ایک نکتے کے پکڑے جانے پر مجرم کے جرم کا پول کھل گیا اور مجرم لاکھ چالاک دکھائی دینے کے باوجود پابندِ سلاسل ہوا۔ ڈاکٹر عبدالرب بھٹی کی آخری صفحات پر لکھی گئی کہانی بہت پُراثر رہی۔ محفل شعر و سخن کے بھی اچھے اور منتخب اشعار نے محظوظ کیا۔ کترنوں نے بھی مزہ دیا۔ (رسالے کی پسندیدگی کا شکریہ)۔"

❋ ام عبداللہ، شاہ فیصل ٹاؤن کراچی سے شریکِ محفل ہیں۔ "سب کو اسلامی سال 1439ھ بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ عزوجل آپ سب کو دونوں جہاں کی بھلائیاں عطا فرمائے آمین۔ آپ کے ادارے کے تقریباً چاروں مطبوعات ہی زیرِ مطالعہ رہتے ہیں۔ خاص طور پر جاسوسی اور سسپنس، پاکیزہ تا حال مل نہیں سکا ہے۔ سسپنس بھی اب جا کے 25 ستمبر کو بڑی منتوں سے (بک اسٹال والے سے) ملا ہے۔ اکتوبر 2017ء کا شمارہ پڑھ کر دل شاد ہو گیا۔ قدردان، جواری اور خوش قسمت دلچسپ کہانیاں تھیں۔ محمد فاروق انجم کے انکشاف نے چونکا دیا۔ یہی "سسپنس" کا گرویدہ کر دیتا ہے۔ محمد یاسر اعوان کی زہر بھی زبردست تھی۔ عبدالرب بھٹی کی یکتارا ثقافتی و معاشرتی تمدن کو لیے ہوئے بہت اچھا لکھتے ہیں۔ چوتھا خانہ معاشرے کا سلگتا موضوع ہے۔ باجی آپ کی محفل میں دوسری بار شرکت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ میری کہانی کی اشاعت کب تک متوقع ہے۔ (جی انشاء اللہ جلد ہی ہم آپ کو مطلع کر دیں گے)۔"

❋ صادق معاویہ، خان پور سے خط لکھ رہے ہیں۔ "کافی عرصے بعد شریکِ محفل ہو رہا ہوں۔ ہوئی تاخیر، تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا۔ بلاوجہ بے سبب جیل یاترا اور پھر رمضان کریم کی مقدس ساعتوں میں نماز تراویح کے لیے جاتے ہوئے روڈ ایکسیڈنٹ میں دونوں بازو اور پسلیوں سمیت، بہت سی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر صاحبِ فراش ہو گیا۔ سجدہ شکر بحضور خالق کائنات کہ جان سلامت رہی اور اب روبہ صحت ہوں۔ ہاتھ قلم پکڑنے کے لائق ہوئے اور بندہ بزم دوستاں میں حاضر ہے۔ کرسی صدارت پر جلوہ فگن بلقیس خان مبارکاں جی، لائقِ تعریف و توصیف تبصرہ۔ پیاری امی مسز صدیقی آپ کے بغیر محفل اداس لگتی ہے۔ امی محفل کی رونق بڑھایئے، منذر معاویہ بھائی ہمارا المیہ ہی یہی ہے کہ ہم روشنی چھوڑ کر اندھیروں کے پیچھے سرپٹ بھاگ رہے ہیں۔ اللہ کریم ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین۔ بزم دوستان سے دوری تکلیف دیتی ہے لیکن ابھی تک ہاتھ لکھتے ہوئے درد کرتے ہیں۔ (بہت شکریہ کہ آپ نے اتنی تکلیف کے باوجود سسپنس سے اپنی محبت نبھائی۔ بہت افسوس ہوا آپ کی تکالیف جان کر۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید پریشانیوں سے بچائے اور صحت و سلامتی عطا کرے۔ آمین)۔"

❋ ڈاکٹر نائلہ نصر ملک، پشاور سے محفل میں شریک ہیں۔ "ایک دفعہ قلم اٹھانے کے بعد اب بار بار خواہش ہوتی ہے کہ دوستوں کی محفل میں شرکت کی جائے جہاں پر ارضِ پاکستان کے ہر علاقے، نسل، زبان اور مذہب کے لوگ اپنی پسندیدگی اور خیالات کا برملا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے آپ سب کا شکریہ کہ میرے خط کو پسند کیا اور میری سوچ کی حمایت کی۔ اوشا ماتھی صاحبہ نے اپنے تبصرے میں لکھا کہ میں شاید ڈاکٹر بننے کے مراحل میں ہوں۔ ارے ڈیئر اتنا ظلم نہ کریں مجھ پر، میں صحیح کر دوں کہ پشاور کے ایک معروف اسپتال میں اسسٹنٹ پروفیسر ہوں۔ گوکہ میری عمر اتنی زیادہ نہیں لیکن اللہ کے کرم اور میری محنت اور جذبے کی وجہ سے کم عمری میں ہی اپنی فیلڈ کا عروج دیکھ لیا۔ ہم ڈاکٹر صاحبان کا بھی تو چھٹیوں پر حق ہوتا ہے ورنہ عوام الناس نے ہمیں انسان سمجھنا ہی چھوڑ دیا ہے (پلیز ڈونٹ مائنڈ)۔ دوستوں کی محفل میں سرِفہرست بلقیس خان تھیں۔ تبصرہ بہت اچھا تھا اور اللہ آپ کی والدہ کو صحت دے۔ ریاض بٹ اور قدرت اللہ نیازی کے تبصرے بھی خوب تھے۔ ڈائجسٹ میں پہلا نمبر باغی کو جاتا ہے۔ محمد طاہر عمیر کو میں نے پہلی مرتبہ پڑھا ہے اور کیا خوب لکھا ہے۔ بہت مبارک باد۔ انتہائی برق رفتار اور چکر پر چکر دیتی ہوئی تحریر تھی۔ چودھری کامران جب اپنے والد کی قبر پر آنسو بہا رہے تھے تو اس وقت ہم بھی اپنے آنسوؤں میں بھیگنے لگے۔ باپ بیٹے کی محبت کی بہت خوب صورت داستان تھی جو کہ بظاہر ایک دوسرے کے لیے سرد جذبات رکھتے تھے مگر باپ کی محبت نے کامران کی دنیا آسان کر دی اور بیٹے کی محبت نے چودھری حشمت کی آخرت آسان کر دی۔ وقت بہت مختلف نوعیت پر لکھی گئی ہے اور حسام بٹ نے بہت بہترین کوشش کی ہے۔ رفتار تو بھئی وقت کی طرح ہی تیز ہے اور کراچی آنے کے بعد کہانی بہت تجسس سے بھر گئی ہے۔ ویلڈن اس طرح کے موضوعات پر ضرور لکھنا چاہیے کیونکہ زندگی میں بھی نہ کبھی ایسے حالات اور لوگوں سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔ خاص کر باہر کے ممالک میں بظاہر بے ضرر لوگ Zionioat ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالرب کی یکتارا نے جامشورو اور سندھ کی خوب سیر کرائی اور کہانی بھی بہترین تھی۔ کاش دونوں جدا نہ ہوتے اور مزار پر بیٹھ کر اپنی زندگی گزارتے۔ سجاول کی شادی اور مہرو کی بربادی پر بہت دکھ ہوا۔ اکثر دوست واحباب کہتے ہیں کہ ڈرامے اور کہانیاں جھوٹ ہوتی ہیں۔ میں ان کو کہتی ہوں کہ کہانیاں اور ڈرامے حقیقی کرداروں سے متاثر ہو کر لکھے جاتے ہیں۔ دنیا میں کہیں نہ کہیں یہ سب ہو رہا ہوتا ہے ورنہ انسان کا تخیل محدود ہے۔ نفکار بہت دلچسپ کہانی

تھی۔ پڑھتے ہوئے مزہ آ گیا۔ محمد فاروق کی انکشاف اتنی مزاحیہ کہانی تھی کہ ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا۔ سب مردوں سے درخواست ہے کہ نائی کی دکان میں ہوش سے کام لیا کریں ورنہ ہر گلی میں وگ والا پروفیسر نہیں ہوتا۔ ملک صاحب کی دوستانہ بھی خوب تھی۔ انسان اور شیطان کے بیچ فرق بہت معمولی سا ہوتا ہے اور وہ فرق ہٹ جائے تو پھر انسان ذلت کی گہرائیوں میں گر جاتا ہے جس سے شاید شیطان بھی پناہ مانگے۔ صفیہ اگر شوہر سے تنگ تھی تو طلاق لے کر مشتاق سے شادی کر لیتی۔ اپنے سر خون کیوں لیا؟ بس کچھ باتیں سمجھ سے باہر ہوتی ہیں۔ انگریزی ادب کی کہانیاں بالکل بے تاثر تھیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کے صفحات زیادہ ہونے چاہئیں۔ بہر حال اکتوبر کا نمبر ہمیشہ کی طرح شاندار رہا اور سسپنس پڑھتے پڑھتے میرے اندر بھی جاسوسی اور سراغ رسانی کی حسیں بیدار ہو گئی ہیں اور میرا دماغ بھی ہر طرف بہت تیزی سے گھومتا ہے۔ ویسے بھی ڈاکٹر جس فیلڈ میں ہاتھ ڈالتے ہیں، بہت خطرناک بن جاتے ہیں اور تمام حجاج کرام کو مبارک باد۔ اللہ کرے کہ کراچی سے خیبر تک ہم سب صرف پاکستانی ہو کر سوچیں اور اپنی اپنی فیلڈ میں ایمانداری سے اس زمین کا حق ادا کریں۔ اشفاق احمد کے بقول کہ اللہ ہم سب کو آسانیاں بانٹنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔''

٭ رمضان پاشا کا خط گلشنِ اقبال کراچی سے۔ ''کافی عرصے سے نگرانِ اعلیٰ محترم جناب معراج رسول صاحب کی کوئی اطلاع نہیں آ رہی ہے۔ یہ عاجز...... صحت یابی اور درازی عمر کے لیے دعا گو ہے۔ (آمین)۔ لڑکے والے رشتہ طے کرنے آئے ہیں اور لڑکی چھپ کر متوقع دلہا کو دیکھ رہی ہے۔ یہ ہے سرورق کی تعریف۔ تجسس اور سسپنس سے بھرپور کہانی فنکار کے قلمکار کا نام دیکھ کر ذہن کو ایک جھٹکا لگا۔ اسما قادری صاحبہ اس ٹائپ کی کہانی بھی لکھ لیتی ہیں، خوب لطف آیا، بڑا مزہ آیا۔ باقی ارے یہ کیا تین ہی قسط میں کہانی ختم، ابھی دو قسط اور لکھنا چاہیے تھیں۔ کہانی کا اندازِ بیان بھی دل موہ لینے والا تھا۔ خوش قسمت بھی بہت پُرلطف کہانی تھی۔ دوستانہ اس دفعہ ملک صاحب نے کچھ زیادہ ہی سسپنس بھر دیا۔ چوتھا خانہ کہانی پراثر اور لائقِ تحسین تھی۔ کیٹی کا صدر تو پکا بدمعاش نکلا۔ انکشاف کہانی سادہ تھی مگر اختتام میں جدت تھی۔ وقت پڑھنے کے لیے کوشش کر کے وقت نکالنا پڑتا ہے۔ کہانی اب بیچ بیچ پر پہنچ گئی ہے۔ اگلی بار اسد علی پر شادمانی اور مسرت کے آبشار گرنے والے ہیں۔ روسی کہانی فرض شناس کے اختتام پر دل تڑپ تڑپ کر رہ گیا۔ جواری پسند نہیں آئی۔ قدردان نہایت مختصر نہایت دلچسپ۔ زہر کسی مغربی کہانی کو شرف بہ اردو کیا گیا ہے، کہانی اچھی تھی۔ یکتارا کہانی بہت ہی جاندار اور شاندار تھی، کافی عرصہ یاد رہے گی۔''

٭ زرین آفریدی کی حیدرآباد سے آمد۔ ''زندگی کے گزرتے لمحات کا نہ تو شمار ممکن ہے اور نہ تعین جس طرح پتا ہی نہیں چلا کہ یہ سال بھی اختتام کی طرف گامزن ہے۔ ماہنامہ سسپنس ڈائجسٹ اکتوبر 2017ء بس اچھا ٹائم پاس دے گیا۔ جب باقی کے آخری حصے پر نظر پڑی تو دل مزید خراب ہو گیا۔ اس داستان میں سیاستدانوں اور کرپٹ لوگوں کو جو سزا مل رہی تھی اس سے کم از کم ہمیں دلی تسکین تو مل رہی تھی۔ اداریے سے مستفید ہوتے ہوئے محفل میں انٹری دی۔ بلقیس خان صدارت پر تمہیں مبارک ڈیئر۔ ریاض بٹ بھی اچھے تبصرے کے ساتھ وزارت پر تھے۔ نوازش پیاری اوشا رانی، آپ بھی اب تبصرہ کرنے میں ایکسپرٹ ہوتی جا رہی ہو۔ رمضان پاشا جی آپ صرف تبصرہ کیا کریں، طنز کرنا آپ کے بس کی بات نہیں۔ کافی دنوں بعد بے نیازی صاحب یعنی اللہ کی قدرت سسپنس میں نظر آئے، تبصرہ خیر اچھا تھا۔ رانا بشیر احمد صاحب تبصرہ پسند کرنے کا شکریہ۔ تبصرہ تو آپ کا بھی بہترین رہا۔ اشفاق شاہین صاحب بھی سدا بہار تبصرے کے ساتھ محفل کی رونق بڑھا رہے تھے۔ تبصرہ پسند کرنے کے لیے نوازش۔ محمد صفدر معاویہ کے تبصرے کے بنا تو یہ محفل ادھوری لگتی ہے۔ تشکر تبصرے کی پسندیدگی پر۔ خلیق ربانی، انجم کمال اور کرن عمران کے تبصرے محفل کی رونق بڑھا رہے تھے۔ کہانیاں پڑھنے کی ابتدا عبدالرب بھٹی صاحب کی یکتارا سے کی۔ وجہ ہمارے شہر حیدرآباد کے تناظر میں لکھی گئی داستان تھی جو کہ بے حد پسند آئی۔ ساتھ سندھ ہیالوجی میوزیم جو کہ ہم کئی بار وزٹ کر چکے ہیں، سب نظروں میں گھوم گیا۔ مہر زادی اور سانول کی عجب داستانِ عشق، زندگی جب انسان کو اپنے گھیرے میں لیتی ہے تو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے۔ مہرو سانول کی جگہ تو سانول ڈارلنگ بن گیا۔ اسما قادری جی کی فنکار، واقعی فنکار اسٹوری تھی۔ صادق احمد پر یہ بات صادق آتی ہے کہ چوروں کو پڑ گئے مور۔ شائلہ عرف ثمی بھی پکی ڈرامے باز تھی۔ مزہ آ گیا اسٹوری پڑھ کر۔ دوستانہ اور ملک صفدر حیات، کبھی کبھی مجرم ملک صاحب کو بچا کر رکھ دیتے ہیں جیسا کہ صفیہ نے کیا بالآخر مجبوراً مچھلی فروش کے قاتل صفیہ اور مہر مشتاق انجام کو پہنچے۔ ویلڈن ملک صاحب۔ محمد فاروق انجم کی انکشاف بھی دلچسپی سے بھرپور تھی۔ قمبر بیچارے کی شادی دوبارہ دی کی وجہ سے اور پھر ٹنڈ والی شامت۔ پروفیسر خلیل کی وگ کے حصول میں اس پر پروفیسر کی اصلیت کا انکشاف ہوا اور اس کا رشتہ بھی طے پا گیا۔ زہر محمد یاسر اعوان بھی ہمیں متاثر کرنے میں کامیاب رہے۔ سراغ رساں ذوحان نے سیاہ بلیوں کے مرنے کا اور ریحانہ اور فرزانہ کے غائب ہونے کا سراغ لگا ہی لیا۔ زبردست اسٹوری میں کافی سسپنس تھا۔ فرض شناس میں وسیم بن اشرف نے سائمن کے ارادے اور حالات کافی دلچسپ پیرائے میں پیش کیے۔ شاہ زین رضوان بھی اچھے رائٹرز کی لسٹ میں آتے جا رہے ہیں۔ جواری بھی ان کی قابلِ ستائش رہی۔ شامِ شب ڈاکٹر ساجد امجد صاحب مغلوں کی زندگی کے ہر پہلو پر قلم اٹھایا اور بہترین معلومات سے ہم قارئین کو روشناس کروایا۔ اورنگزیب اور اس کے بیٹے اعظم شاہ اور شاہ عالم کی وفا اور غداری کی داستان لکھی اور ساتھ ہی مرہٹہ رانی تارا بائی اور چندا بائی کے کارنامے سامنے لائے۔ ہنونت رائے بھی جان سے گیا۔ باغی محمد

طاہر عمیر صاحب ویلڈن۔ بس ایک شکایت ہے ادارہ سسپنس ڈائجسٹ سے کہ جب کوئی داستان اپنے جوبن پر ہوتی ہے ہم انجوائے کر رہے ہوتے ہیں تو ختم کر دیتے ہیں۔ یہ اچھا نہیں کرتے آپ۔ (اوکے آئندہ خیال تو رکھ لیں گے مگر...... جب کہانی اپنا اختتام خود ترتیب دے لے تو مجبوری ہے)۔ وقت حسام بٹ صاحب مستقل بنیادوں پر جم گئے۔ سسپنس ڈائجسٹ میں داستان بھی اے ون جا رہی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے حالاتِ زندگی کے بارے میں رضوانہ ساجد صاحبہ کے شکر گزار ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے روح پرور حالات بہت تسکین بخش ہیں۔ تیسرا حصہ بھی بہترین رہا۔ جزاک اللہ خیر۔ مراسلے معلوماتی اور تسلی بخش ہیں۔ محفل شعر و سخن ہر بار شاندار و لاجواب اشعار پر مبنی ہوتی ہے۔ تینوں اعزازی اشعار واقعی زبردست رہے۔ (کمال ہے! ہر کہانی آپ کی نظر میں پسندیدگی کی سند پا گئی پھر کیسے یہ شمارہ بس ٹائم پاس رہا؟ کچھ سمجھ نہیں آیا۔ ذرا وضاحت فرمائیں)۔"

❋ اوشا راٹھی، مٹھی سندھ سے شاملِ محفل ہیں۔ "یہ ہماری سسپنس ڈائجسٹ سے چاہت ہی ہے کہ ہر ماہ اس محفل میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ (مہربانی جناب کی)۔ اس ماہ کافی مصروفیات بھی ہیں۔ ابھی چند دن پہلے ہمارا رکھشا بندھن کا تہوار گزرا ہے۔ میں تین بھائیوں کی اکلوتی بہن ہوں۔ تینوں بھائیوں کو راکھی بندھی اور گفٹ وصول کیے۔ (بہت خوب...... مبارک ہو بھئی)۔ اکتوبر کا سسپنس 16 ستمبر کو مل گیا۔ ٹائٹل پر سمٹی گاؤں کی دوشیزہ پردہ پکڑے خوش گمانی میں کھڑی ہے انشائیہ اور اداریہ بھرپور رہے۔ محفل میں بلقیس خان جی جاسوسی ڈائجسٹ کے تبصرہ نگاروں کو یاد فرما کر کرسیِ صدارت پر تھیں۔ مبارک باد، ریاض بٹ جی آپ کے مشورے کا شکریہ۔ کوشش رہے گی مستقل طور پر حاضری ہوتی رہے۔ زرین جی، رانا بشیر جی اور محمد قدرت اللہ جی سب کا بے حد شکریہ۔ میری حوصلہ افزائی کرنے کا۔ اشفاق شاہین جی محمد صفدر جی آداب و شکریہ۔ آپ کی وجہ سے محفل میں آنے کی ہمت ہوئی اور حوصلہ بڑھا۔ ڈاکٹر ساجد کی شامِ شب بھی خوب رہی۔ مغلوں اور مرہٹوں کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ کبھی ان کا پلڑا بھاری تو کبھی ان کا، اورنگزیب اور ان کے بیٹے بھی تاریخ میں کافی کارنامہ انجام دے گئے۔ مرہٹہ رانی چندرابائی بھی رعب دار مرہٹہ حکمران تھی۔ باغی کا اتنا جلدی اختتام کر کے حیران کر دیا، کیوں، اس کہانی میں بہت کچھ تھا جو ابھی وضاحت طلب تھا۔ ملکی سیاست کی اصلیت بھی اجاگر ہو رہی تھی۔ کامی چودھری کے ساتھ بھی بہت کچھ ہوا جیسا کہ حق سچ کے راہی کے ساتھ ہوتا ہے۔ وقت اور حسام بٹ دونوں سپر جا رہے ہیں۔ اب داستان بھی واضح ہو رہی ہے۔ اس میں ہماری توجہ اور دلچسپی کا سارا مواد موجود ہے۔ عبدالرب بھٹی جی یکتارا کے ساتھ حاضر ہوئے۔ داستان بھی اے ون اور لاجواب رہی اور آخری صفحات کا حق بھی ادا ہوا۔ ہماری سندھ یونیورسٹی میں کافی وڈیروں کی بیٹیاں پڑھتی ہیں اور ہمارا گروپ سندھ میوزیم بھی جاتا رہا ہے۔ میں خود سندھ یونیورسٹی کے ہوسٹل میں قیام پذیر ہوں۔ کسی کہانی میں اپنے شہر یا جگہ کا نام پڑھ کر بہت اچھا اور عجیب لگتا ہے۔ مہر زادی اور سجاول کی داستانِ عشق بھی زبردست تھی اور وڈیروں کے طرزِ عمل اور رہن سہن کی بھرپور عکاسی کی ہے۔ ملک صفدر حیات جی کی دوستانہ نے متاثر کیا۔ مچھلی فروش جمورا بیچارہ سادہ دل انسان صفیہ اور مشتاق مہر کی چال بازیوں میں آ گیا اور جان گنوا بیٹھا۔ ملک صاحب بھی تو بہترین و فرض شناس آفیسر ہیں۔ مجرم کو بے نقاب کر کے دم لیتے ہیں۔ اسما قادری جی کی فنکار بھی بیسٹ اسٹوری تھی۔ تھرل اور سسپنس سے لبریز۔ صادق احمد اور شمی نہلے پہ دہلا ثابت ہوئے۔ چوتھا خانہ بابر نعیم جی نے ایک بڑے معاشرتی پہلو کو اجاگر کیا۔ بغل میں چھری منہ میں رام رام، صدر کمیٹی صاحب نے جو کیا یہ مثال اس پر فٹ آتی ہے۔ شرافت کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کے کالے کرتوت۔ انکشاف میں محمد فاروق انجم جی نے ہلکا پھلکا پُر مزاح ٹاپک لیا۔ ظہیر کی شادی کے لالے پڑ گئے ادھر پروفیسر صاحب کچھ کم نہیں تھے۔ اپنی مرحوم بیوی کی آواز سے ظہیر کو حیران و پریشان کر دیا۔ شاہ زین رضوان کی جواری اور محمد الیاس کی قدردان بہترین اسٹوریز تھیں۔ وسیم بن اشرف کی فرض شناس نے بہت متاثر کیا۔ وجیلی کی غداری اور سائمن کی وفاداری خوب رہی۔ الغرض اکتوبر 2017ء کا سسپنس بیسٹ رہا۔ محفل شعر و سخن میں ریحان خان، میمونہ علی، عمران شروانی، شاہینہ مہتاب، اسامہ جنید، اسما فیصل بہترین انتخاب کے ساتھ سرِفہرست رہے۔ کترنیں بھی کمال تھیں۔ (اتنی محبت اور اپنایت کا بے حد شکریہ)۔"

❋ زاہد احمد، ناگن چورنگی، کراچی سے تبصرہ کر رہے ہیں۔ "اکتوبر کا سسپنس 17 تاریخ کو مل گیا۔ ٹائٹل پر نظر پڑی تو شاہ کار تو ذاکر صاحب نے خوب بنایا ہے لیکن میچنگ کا خیال نہیں رکھا۔ براؤن قمیص کے ساتھ بلیو دوپٹا اور ان کے ساتھ ریڈ کلر کی چوڑیاں کچھ میچنگ جچی نہیں۔ محترمہ چہرے سے جتنی دبلی ہیں ان کا ہاتھ چہرے کے مقابلے میں بہت ہی بھاری اور صحت مند لگتا ہے۔ سب سے پہلے تو روہنگیا اور برما کے مسلمانوں کا ذکر ہوگا کیونکہ ان بیچاروں کی حالت بہت پتلی ہے۔ ظالم ملعون کافر ان کی نسل کشی کر رہے ہیں اور ان پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں۔ بے شک وہاں پر بہت سے لوگ گئے۔ برما اور دنیا میں جہاں جہاں بھی مسلمان ظالموں کافروں کے ظلم کا شکار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ظلم کے بدلے میں جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ظالموں اور کافروں کو نیست و نابود فرمائے۔ باقی انشائیہ بہت ہی پُر مغز ہے واقعی جون ایلیا صاحب اپنی تحریروں کی صورت میں ہم میں زندہ ہیں۔ محفل میں پہنچے تو بلقیس صاحبہ کرسیِ صدارت پر موجود شکوہ کناں ہیں۔ بلقیس صاحبہ اللہ آپ کی والدہ صاحبہ کو صحت و تندرستی دے (آمین)۔ اس مرتبہ میں سوچ رہا تھا کہ میں تبصرہ نہیں لکھوں گا لیکن

قدرت اللہ نیازی صاحب نے میرے بیٹے عبدالکبیر جو کہ عیدالفطر سے دو دن پہلے وفات پا گیا تھا اس کی تعزیت کے سلسلے میں انہوں نے ..... چند جملے لکھے ہیں اور میں نے پڑھے تو دل بھر آیا۔ قدرت اللہ صاحب اور آپ سب لوگ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری اہلیہ اور دیگر اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت اور صبر عطا فرمائے...... آپ کا غم بے شک بہت بڑا ہے لیکن...... بالآخر ہر انسان کو جانا تو اسی رب کے پاس ہی ہے نا)۔ واقعی باغی کی بغاوت کوئی کچل نہ سکا۔ باغی آیا اور چھا گیا اور اسی طرح اچانک چلتا بنا۔ واقعی دو چار باغی ایسے اور ہو جائیں تو پاکستان کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ وقت میں بھی عظیم کے والد کو وقت پڑا ہوا ہے اور ہو سکتا ہے اسد ان کی کچھ مدد کر دے۔ وقت میں ایک نئی انٹری متبول بھٹی صاحب کی ہوئی ہے جو کہ غیب کے اور ماضی کے واقعات بڑی روانی سے بتا رہے ہیں۔ کوئی بہت ہی پہنچی ہوئی ہستی لگتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی داستان جتنی بار بھی پڑھیں مزہ آتا ہے اور ایمان تازہ ہوتا ہے۔ شامِ شب میں ساجد صاحب نے ہم سب کو تاریخی ادوار کی خوب سیر کروائی اور چدا باکی کے انجام پر بہت افسوس ہوا۔ دوستانہ میں صفیہ اور مشتاق کی دوستی نے جمورے کی جان لے لی۔ وہ تو ملک صاحب نہ ہوتے تو جمورے بیچارے کا پتا بھی نہیں چلتا، صفیہ نے تو ملک صاحب کو بھی چکر دے دیا تھا۔ وہ تو جلے نے ان کو گائیڈ کیا تو دونوں پکڑے گئے۔ بے وفا عورتوں سے اللہ سب کو بچائے۔ مغربی معاشرے میں ماں باپ اپنے بچوں کا بہت ہی کم خیال رکھتے ہیں۔ لیکن للی نے مشکل فیصلہ لے ہی لیا۔ سام کو بورڈنگ اسکول میں داخل کروا کر اس کا مستقبل محفوظ کر دیا۔ مغرب سے ایک اچھی تحریر ہے۔ خوش قسمتی بھی کم ہی لوگوں کو ملتی ہے۔ لائم نے جیسے تیسے کر کرا کے خوش قسمتی حاصل کر ہی لی تھی لیکن اس خوش قسمتی میں حصہ دار بننے کے لیے میری بھی اس کے سر پر سوار ہوگئی۔ فرض شناسی بھی کیا خوب ہے۔ لال جھنڈی نہ ملی تو اپنے خون سے ہی سفید کو لال کر لیا۔ بہت خوب۔ کہانی نے بہت متاثر کیا جواری کا تو یہ ہی ہے کہ جوا بھی کسی کا نہ ہوا مناسب ہی تھی۔ قدردان نہ جانے کس چیز کی قدردانی تھی چوری اور سینہ زوری ایک تو ڈاکوؤں نے میجر صاحب کو لوٹا ان کی زندگی بھر کی محنت کی کمائی لوٹ لی اور پھر سینہ زوری کہ آپ نے ہمیں پوری دولت کے بارے میں کیوں نہیں بتایا ان ڈاکوؤں اور چوروں کو جو معصوم لوگوں کو لوٹ لیتے ہیں ایسے دولت کے ٹریپ لگا کر پکڑا جائے اور موقع پر ہی گولیوں سے بھون دیا جائے۔ یکارا محبت میں گندھی ہوئی مہرو اور سانول کی اس دور کی ماڈرن سسی اور پنوں کی کہانی ہے لیکن بھٹی صاحب نے آخر میں اس میں بہت ہی زبردست جھول چھوڑ دیا یا شاید مجھے ایسا لگا۔ حادثے میں مہرو جل جاتی ہے لیکن زندگی بھی بچ جاتی ہے گارڈ جل کر مر گیا، اس کی لاش مل جاتی ہے۔ مہرو کی لاش نہیں ملتی اُس کے گھر والے بغیر لاش ملے یہ کیسے یقین کر لیتے ہیں۔ کہانی اچھی تھی لیکن آخر میں جو گڑبڑ ہوئی وہ حلق سے نہیں اترتی۔ باقی اشعار بھی اچھے ہیں، وزیر صاحب کا شعر پسند آیا۔"

٭ محمد قدرت اللہ نیازی، حکیم آباد خانیوال سے خط لکھ رہے ہیں۔ "سرورق پر منہ بسورتی حسینہ اپنے محبوب کا انتظار کرتے کرتے مایوس نظر آئی' جون ایلیا اپنی ذات میں محصور افراد و پرملال نظر آئے۔ کیا خوب کہتے ہیں۔ "اپنے آپ میں محصور رہنے کا آزار بڑا ہی جان لیوا ہے۔" اداریہ میں روہنگیا مسلمانوں کی حالتِ زار اور مسلم امہ کی مجرمانہ خاموشی کو موضوع بنایا گیا تھا۔ خبروں سے پتا چلا کہ پاکستان سے علیحدہ ہونے والے بنگلہ دیش نے بھی لاکھوں روہنگیا مسلمانوں کو پناہ دے رکھی ہے جبکہ پاکستان ایوان میں قرارداد جمع کروانے سے آگے نہیں بڑھا۔ محفل میں پہنچے تو بلقیس خان کو مسندِ صدارت سنبھالے دیکھا۔ وہ پُرسوز انداز میں پرانے تبصرہ نگاروں کو پکارنے میں مصروف تھیں۔ ان کی پکار پر ہم نے تو شمولیت کر لی محفل میں باقی سب جواب دیں کہ کیوں غائب رہتے ہیں۔ پہلی بار محفل میں شریک ہونے والوں کو کرسیِ صدارت پر فائز کر دینا یقیناً نئے تبصرہ نگاروں کی حوصلہ افزائی کے لیے اچھا قدم اور ادارے کی پالیسی ہے۔ ڈاکٹر نائلہ نصر کو ہماری طرف سے بھی مبارک باد قبول ہو۔ ریاض بٹ! آپ کی بات درست ہے کہ کنٹرول لائن پر بھارت فائرنگ کر کے نہتے شہریوں کو نشانہ بنا رہا ہوتا ہے اور ہم سینما میں بھارتی فلم دیکھ کر تبصرے کر رہے ہوتے ہیں۔ اوشا راٹھی کا تبصرہ مزے کا تھا۔ ندیرہ کے جوابات شاید زیادہ ہی پسند آگئے ہیں کہ ان کا پتا پوچھ رہی ہیں۔ انشائیہ کے بارے میں اکثر قارئین کا یہی حال ہے اس لیے زیادہ پریشان نہ ہوں۔ سب سے پہلے باغی پڑھی۔ اتنی جلدی آخری قسط کی امید نہیں تھی۔ باغی کے ڈائیلاگز نے کبھی ہنسایا تو کبھی رلایا۔ سچ ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی کام کرتے ہوئے ہمیں اس کی سنگینی کا احساس نہیں ہوتا اور جب احساس ہوتا ہے تو معافی و تلافی کا وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ ایسی ہی ایک سچویشن "باغی" میں بھی آئی جس کو پڑھتے ہوئے آنکھیں نمکین ہوگئیں۔ باغی سے ایک اقتباس آپ احباب کی بصارتوں کی نظر اور میں آنسوؤں سے تر چہرے پر ہاتھ رکھے ایک ہی منظر میں کھویا ہوا تھا۔ جب وہ آہستہ آہستہ خانے سے باہر جا رہے تھے اور میں چاہ رہا تھا کہ انہیں روک لوں لیکن میں انہیں روک نہ سکا کاش! میں انہیں آواز دے لیتا۔ جس طرح دھیرے دھیرے وہ سیڑھیاں چڑھ رہے تھے شاید وہ بھی یہی چاہتے تھے کہ میں ایک بار انہیں پکار لوں لیکن وقت کے اس لمحے میں ہم دونوں ہار گئے۔ بطور چودھری حشمت علی یا کامران کے نہیں بلکہ اس دن ایک باپ اور بیٹا ایک دوسرے سے ہار گئے تھے۔ اس کے علاوہ آشتی اور جواد کی موت بھی افسردہ کر گئی۔ مصنف کی پہلی کاوش بہترین ہے اس لیے معیار کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ اسا قادری کی فنکار مغربی کہانی کا دیسی ورژن ہے۔ ثمر عباس کی خوش قسمتی میں لائم کی خوش قسمتی اس وقت رخصت ہوگئی جب میری سیلی کے قتل کا

راز جان گئی۔ یہ جانکاری میری کی خوش قسمتی اور لائم کی بدقسمتی بن گئی۔ عبدالرب بھٹی اس بار مار دھاڑ اور ایکشن کے بجائے محبت کی رنگین وسنگین وادیوں کی سیر کرواتے نظر آئے۔ یہ تبدیلی اچھی لگی۔ سانول کے کردار کا بے نیاز انداز اور دنیا سے بے رغبتی مہرو کو اسیر کر گئے تاہم وصل کسی اور کا مقدر ٹھہرا۔ وقت میں سارا وقت باتوں باتوں میں کاٹا گیا۔ مقبول بھٹی کا کردار بھی دلچسپ ہے کہ انسان ہمیشہ اپنے مستقبل کے بارے میں جاننے کا مشتاق رہا ہے البتہ مذہبی اعتبار سے اس کردار کی معقولیت ممکن نہیں کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ریاض بٹ کی کترنیں ہمیشہ کی طرح زبردست تھیں۔ محفلِ شعر و سخن میں اوشا راٹھی، مزین آفریدی اور شہباز اکرم کا شعری انتخاب سب سے زیادہ پسند آیا۔"

٭ فضا شاہ، ماڈل ٹاؤن سے تبصرہ کر رہی ہیں۔ "سرورق پر موجود خاتون مشرقی روایات کا پاس کرتی نظر آئی کہ اس بار دوپٹا سر پر موجود تھا۔ اس بار پہلا نمبر باغی کا لگا۔ بہت زبردست رہا کیونکہ بے جا طول نہیں دیا گیا اور کہانی تیز رفتاری سے بھاگتی رہی۔ آشتی کے مرنے کا دکھ ہوا۔ جو ادا اپنے بے جا تصورات کی بھینٹ چڑھ گیا۔ چند کمزور پہلو بھی نظر میں آئے لیکن مصنف کی پہلی کوشش کی داد نہ دینا زیادتی ہوگی۔ یکبارا ترتیب مطالعہ میں دوسرے نمبر پر رہی۔ محبت کی ایک الم ناک داستان رانجھا کردی کردی میں آپے رانجھا ہوئی کی عملی تفسیر لگی۔ سانول کو تو پھر بھی چین آ گیا اس کے تصور کے مطابق مہرو اس دنیا میں نہیں رہی لیکن مہرو کا انجام المناک رہا۔ تاریخ کے جھروکوں سے شام شب اولین صفحات کی زینت بنی۔ اورنگ زیب کے حالات پڑھتے ہوئے ذہن اسی بات میں الجھا رہا کہ بادشاہ اور شہزادے سلطنت کے حوالے سے ایک دوسرے سے ڈرتے رہے۔ خوف اور اندیشوں نے بادشاہ سے بیٹوں کی فطری محبت چھین لی تو بیٹے باپ سے محبت کرنے سے قاصر نظر آئے۔ بھائی بھائی سے خوفزدہ و نالاں نظر آئے اور تقریباً تمام بادشاہوں کی یہی داستان رہی۔ ہنونت رائے اور چتا بائی کا انجام بھی ناخوشگوار رہا۔ تارا بائی کا ایک جملہ بہت اچھا لگا جسے اس نے ہنونت رائے سے کہا کہ مرہٹہ عورت جس سے پریم کا اقرار کرتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نے خود کو برہنہ کر لیا۔ اب میں تجھے یہ کہنے کے لیے زندہ نہیں چھوڑوں گی کہ تو نے مجھے برہنہ دیکھا ہے۔ اسما قادری کی فنکار میں پولیس کی اسپیشل کرائم برانچ کی ملازمہ خرچہ پورا کرنے کے لیے چھینا جھپٹی کرتی پھرتی تھی۔ فاروق انجم کی کہانی نے اچھا مزاح پیدا کیا۔ حجام کی ذرا سی غلطی نے منگنی خطرے میں ڈال دی۔ پروفیسر کی وگ کا اور ان کی بیوی کی آواز کا قصہ خوب رہا۔ محفلِ محلوط میں بلقیس خان کو صدارت سنبھالے دیکھا تو بے حد خوشی ہوئی۔ باقی تبصرے بھی اچھے تھے۔"

٭ امتیاز احمد، بھالیہ سے ستمبر کے شمارے پر تبصرہ لے کر حاضر ہیں۔ "ستمبر کا شمارہ خوب صورت سبز ہلالی پرچم سے مزین تھا اور ستمبر ہی کے حوالے سے خاتون کا انداز بھی فاتحانہ تھا۔ پاکستان کے شیر جوان بیٹوں نے اپنے لہو سے اپنے وطن کی لاج رکھی اور دفاعِ پاکستان سے ستمبر کو ہمیشہ کے لیے یادگار بنا دیا۔ انشائیہ بہت خوب رہا۔ ہم آس پاس بھی نظر دوڑائیں تو بیگانگی ضرور نظر آ جائے، اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔ سانجھ کتنا پیارا لفظ ہے۔ چپاتی اور پھول کی سانجھ نے برصغیر کے لوگوں میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ مرد تو مرد عورتیں بھی انگریزوں کے خلاف تحریکِ آزادی میں پیش پیش رہیں۔ ایسے ہی عزیزن بائی بھی تحریکِ آزادی کے شہداء میں شامل ہو کر امر ہو گئی۔ علی اختر کا ماضی کا آئینہ سانجھ زبردست تھی اور ذرا سی بات میں بیگانگی دیکھیے۔ شاہینہ کے رشتے داروں کو ذرا سی بات ہی کھا گئی اور اس بیچاری کو ایک دن کی سہاگن بن کر طلاق کا دکھ سہنا پڑا اور اپنی بیٹی کے لیے اپنی زندگی تیاگ دی۔ ناہید سلطانہ اختر کی نصیحتوں سے بھرپور کہانی عمدہ رہی۔ محمد الیاس کی اسٹوری بازارِ حسن بچپن کی یادوں کے ساتھ اچھی تھی جہاں بڑے بزرگ بچوں پر کڑی نظر رکھتے تھے اور ان کی اصلاح بھی کرتے۔ ڈاکٹر شیر شاہ سید نے بھی مکافات میں بچپن کی شرارتیں اور معصوم محبت کو موضوع بنایا مگر ایک دوست کی مہربانی سے اسے نیلوفر کی محبت سے ہاتھ دھونے پڑے اور سب ختم مکافات کا عمل تو پھر تاریخ دہرا دیتا ہے۔ یوں اس کا دوست بھی نہ بچ پایا۔ اسے بھی بڑے صدمے سے گزرنا پڑا، عمدہ کہانی تھی۔ چوتھا درویش پڑھی تو ہے پر پہلی دفعہ سر سے گزرنے والی بات ہوئی۔ اسد علی اپنی ماں کی تلاش میں پاکستان پہنچ گیا اور اسے آتے ہی یہاں بہترین دوست مل گیا جو اسی کی طرح خطروں کا کھلاڑی لگتا ہے۔ حلیم نے سلمٰی کا نام لے کر علی کو چونکا دیا ہے مگر دیکھو وقت علی کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ وہ آسانی سے سلمٰی نامی ماں تک پہنچ پاتا ہے یا پھر اسے یہاں بھی شاہ زیب اور شہزی کی طرح پاپڑ بیلنے پڑیں گے۔ بس آگے وقت دیکھو۔ آصف ضیا احمد کی حقدار میں شاید چندو کو احساس نہ ہوتا اگر وہ اشیش اور سدرشن کملی کے درشن نہ کر لیتا۔ یوں ساری حقیقت اس پر کھل گئی اور چاندنی کی صورت اصل حق حقدار کو مل گیا۔ تحریر بہت پسند آئی۔ جس نے بھی پیارے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اپنے ہوش بھلا بیٹھا۔ رضوانہ ساجد کی خوب صورت تحریر بہت اچھی لگی۔ کترنیں لاجواب رہیں۔"

اب ان قارئین کے نام جن کے نامے محفل میں شامل نہ ہو سکے۔

رابعہ وٹو، ننکانہ صاحب۔ محبوب منصور سہیر، ڈلاڑکانہ۔ ناہید یوسف، اسلام آباد۔ انجم کمال، حیدر آباد۔ مہتاب احمد، حیدر آباد۔ ظہیر احمد، کراچی۔ ناسد شیروانی، سکھر۔ آمنہ علی، ہنڈ والہیار۔